جلد ۲۶ | مورخہ ۲۴ محرم ۱۳۵۷ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۷ مارچ ۱۹۳۸ء | نمبر ۷۱

جماعت احمدیہ اور خاتمیتِ محمدیہ کا عقیدہ

(۲)

واضح رہے۔ کہ خاتم النبیین کے متعلق چار مختلف نظریے ہیں اور ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ ان میں سے قرآن مجید احادیثِ صحیحہ۔ لغتِ عرب۔ اور اولیائے امت کے بیانات سے ہمارے ہی عقیدہ کی تائید ہوتی ہے۔ وہ نظریے حسب ذیل ہیں:-

۱۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دورِ نبوت ختم ہے۔ اب نبوت کا زمانہ بند ہوگیا۔ اب نبی نہیں۔ بلکہ نبیوں سے بالا ہستی آئے گی۔ یہ بہائیوں کا نظریہ ہے اور اسی بنا پر وہ بہاء اللہ کو نبی نہیں بلکہ قیوم السمٰوات والارضین مانتے ہیں:-

۲۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد آپ کی امت میں سے کوئی نبی نہ آئے گا۔ کیونکہ فیضانِ نبوت بند ہو چکا ہے ہاں حضرت عیسےٰ نبی اللہ تشریف لائیں گے۔ یہ نظریہ جمہور۔ اور عام علماء کا ہے چنانچہ وہ آسمان سے مسیح کے اترنے کے منتظر ہیں۔

۳۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نبوت ختم ہو گئی ہے۔ نہ کوئی نیا نبی آئے گا۔ نہ پرانا۔ نہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے تابع نبی ہو سکے گا۔ نہ آسمان سے آئے گا۔ یہ نظریہ مغربیت زدہ نفوس کا ہے۔ جو مسیح کے انتظار سے تنگ آچکے ہیں۔ اور کسی نبی پر ایمان لانے میں اپنے لئے تنگی محسوس کرتے ہیں:-

۴۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپ سب سے افضل ہیں۔ آپ کے بعد نئی شریعت والے اور مستقل نبی نہیں آسکتے۔ ہاں آپ کی شریعت کے تابع اور آپ کی پیروی سے فیض حاصل کرنے والے مقامِ نبوت کو حاصل کر سکتے ہیں۔ گویا تشریعی نبوت بند ہے۔ اور غیر تشریعی نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت میں جاری۔ یہ عقیدہ جماعت احمدیہ۔ سلف صالحین اور محققین کا ہے:-

اگر کتاب اللہ اور احادیثِ نبویہ پر تدبر کیا جائے۔ تو یقیناً مؤخر الذکر نظریہ ہی درست ثابت ہوتا ہے عقلِ انسانی بھی اسی کی تائید کرتی ہے۔ خود لفظ خاتم النبیین کی ترکیب و وضعیت اسی پر دال ہے۔ دراصل لفظ خاتم النبیین ایجابی اور سلبی دو مفہوموں پر مشتمل ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین قرار دینے میں آپ کی افضلیت پر دلالت کرنا مقصود ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ سارے قرآن مجید میں آپ کے سید الانبیاء ہونے پر بجز لفظ خاتم النبیین کوئی نص قطعی نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی افضلیت دو باتوں کی مقتضی تھی اول یہ کہ آپ کے بعد ان انبیاء کا سلسلہ بند کر دیا جائے۔ جو براہِ راست یا مستقل شریعت والے تھے:-

دوم آپ کے بعد آپ کی امت میں ان نبیوں کا سلسلہ جاری رہے۔ جو آپ کی پیروی کرنے والے اور آپ کی شریعت کے خادم ہیں:-

ان دو باتوں کے بغیر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا افضل الانبیاء ہونا ثابت نہیں ہو سکتا۔ یہ دونوں مفہوم ایجابی اور سلبی مل کر سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا افضل الانبیاء ہونا ثابت کرتے ہیں۔ قرآن مجید نے انہی دونوں مرکب معنوں پر دلالت کرنے کے لئے لفظ خاتم النبیین کا ذکر فرمایا۔

اگر مستقل نبیوں کا سلسلہ جاری رہے۔ اور علیحدہ علیحدہ شریعتوں والے نبی آتے رہیں۔ تو اس میں نبوتِ محمدیہ کی کسرِ شان اور اس کے دائرۂ تاثیر کا بطلان ثابت ہوتا ہے۔ اور اگر بالکل ہی نبی نہ آئیں۔ تو اس میں فیضانِ محمدی کا بند ہونا لازم آتا ہے۔ جو خود ایک نقص ہے اس لئے اللہ تعالےٰ نے لفظ خاتم النبیین کو مقامِ مدح میں استعمال فرما کر اس کے معنے خود متعین فرما دیئے۔ بلاشبہ خاتم النبیین کے معنوں کے ساتھ ایک حد تک اغلاق یعنی بندش کا مفہوم لازم ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی فتح یعنی جاری رہنے کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے۔ اسی بات کو ادا کرنے کے لئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا کرتے تھے:-

الخاتم لما سبق والفاتح لما انغلق

کہ آپ پہلے طریق کی نبوتوں کو بند کرنے والے اور آئندہ اپنی امت پر وہ دروازے کھولنے والے ہیں۔ جو دیگر قوموں پر نہ کھلیں گے۔ (نہج البلاغت)

اب اگر کوئی شخص علامہ اقبال کی طرح صرف "بندش" پر زور دے کر ہمیں خطاکار ٹھہرائے۔ تو اس کا صرف یہ مطلب ہوگا۔ کہ اس نے درحقیقت قرآن پاک پر تدبر نہیں کیا۔ احادیث پر غور نہیں کیا۔ بلکہ لغتِ عربیہ پر بھی اسے پورا عبور نہیں:- خاکسار ابو العطاء جالندھری

قادیان ۲۶ مارچ- سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے متعلق آج آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو حرارت ہو جاتی ہے احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو بدستور شدید سردرد ہے۔ دعائے صحت کی جائے ؛

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو علاوہ سوزش پیشاب کے چند روز سے خشک کھانسی کیوجہ سے بہت تکلیف ہے۔ اور وہ احباب سے درخواستِ دعا کرتے ہیں۔

شکریہ احباب

میرے ایک ٹریکٹ حضرت باوانانک رحمۃ اللہ علیہ کا دین دھرم" پر مقدمہ کے سلسلہ میں مجسٹریٹ صاحب علاقہ بٹالہ بھائی جسونت سنگھ صاحب نے مجھے انتہائی سزا چھ ماہ قید سخت اور یک صد روپیہ جرمانہ کی دی تھی۔ اس کے بعد اپیل کرنے پر سشن جج صاحب گورداسپور نے سزا کو کم کرتے ہوئے مجھے رہا کر دیا۔ اس رہائی کے بعد احباب جماعت نے جس محبت بھرے اور مخلصانہ طریق سے میرا استقبال کیا۔ میں ان کے اس اخلاص اور محبت کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہوں۔ میرا دل اس تشکر و امتنان سے لبریز ہے۔ کہ خدا تعالے کی ہزار ہزار رحمتیں اس برگزیدہ انسان پر ہوں۔ جس کی وجہ سے مجھے ایک ایسی پاک جماعت میسر آئی۔ جس کی نظیر آج دنیا میں مل نہیں سکتی۔ اسی طرح دوران مقدمہ میں جن احباب اور بزرگوں نے میرے ساتھ ہر رنگ میں ہمدردی کر کے اپنی للّہی اخوت کا ثبوت دیا۔ اور میرے لئے خدا تعالے کے حضور خلوصِ دل سے دعائیں کیں۔ میں ان کا تہ دل سے مشکور ہوں۔ خصوصاً اپنے پیارے آقا و مطاع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کا جن کی دعائیں ہر حال میں میرے لئے باعث سکینت تھیں ؛

علاوہ ازیں میں اس جگہ اس امر کا اظہار کر دینا بھی مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ جیسا کہ عرصہ دراز سے ساری دنیا کو معلوم ہے۔ ہمارا یہ مذہبی عقیدہ ہے۔ کہ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ خدا تعالے کے ایک برگزیدہ انسان تھے۔ اور آپ نے اسلام کی حقانیت کو اچھی طرح معلوم کر لیا تھا۔ اور آپ صداقتِ اسلام کے قائل اور معترف تھے۔ اور ایک نیک مسلمان اور خدا کے پیارے بزرگ تھے۔ یہ ہمارا مذہبی عقیدہ ہے جسے ہم کسی صورت میں ترک نہیں کر سکتے۔ اور اس کے لئے خدا کے فضل سے ہر تکلیف اور مصیبت برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن بایں ہمہ اگر میری تحریر سے کسی بھائی کا دل دکھا ہو۔ اور اسے رنج پہونچا ہو۔ تو میں اس بات کا سچے دل سے اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ کہ میرا ہرگز یہ مقصد نہیں تھا۔ اور میں اپنے عقیدہ پر قائم رہتے ہوئے ہر شریفانہ معذرت کے لئے تیار ہوں۔ کیونکہ اسلام ہرگز یہ تعلیم نہیں دیتا۔ کہ دوسروں کا دل دکھایا جائے۔ لیکن ہمارے سکھ بھائیوں کو بھی چاہیئے۔ کہ بلا وجہ جوش میں نہ آیا کریں۔ اور دوسرے کی نیت کو سمجھنے کی کوشش کیا کریں۔ اور اس بات کو کبھی نہ بھولیں۔ کہ ہمارے عقیدہ کے لحاظ سے ہمارا حضرت باوا نانک کو ایک مسلمان ولی سمجھنا عزت و احترام کے جذبات پر مبنی ہے۔ نہ کہ تذلیل و حقارت کی وجہ سے ؛

(خاکسار عبد الرحمٰن بی۔ اے وسابق مہر سنگھ)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۴ مارچ ۱۹۳۸ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ہندوستان کے ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ؛

نمبر	نام	ضلع
۳۳۸ تا ۳۴۲	نواب الدین صاحب معہ اہل و عیال چار افراد	ضلع گورداسپور
۳۴۳	میر احمد صاحب	"
۳۴۴	احمد الدین صاحب	"
۳۴۵	لال الدین صاحب	"
۳۴۶ تا ۳۵۰	جنگو صاحب معہ چار بچگان	"
۳۵۱	مسماۃ کیموں صاحبہ	"
۳۵۲	محمد افضل صاحب	"
۳۵۳	مسماۃ حسو صاحبہ	"
۳۵۴	" بھاگو صاحبہ	"
۳۵۵	" سردار بی بی صاحبہ	"
۳۵۶	محمد اسمٰعیل صاحب	"
۳۵۷	حاکم دین صاحب	"
۳۵۸	نیاز احمد صاحب	"
۳۵۹	حسن محمد صاحب	"
۳۶۰	مسماۃ عائشہ بی بی صاحبہ	"
۳۶۱	مختار احمد صاحب	"
۳۶۲	محمد بخش صاحب	"
۳۶۳	مہتاب صاحب	"
۳۶۴	امام الدین صاحب	"
۳۶۵ تا ۳۶۹	گوہر صاحب معہ چار بچگان	"
۳۷۰	اہلیہ صاحبہ گوہر صاحب	"
۳۷۱	علم الدین صاحب	"
۳۷۲	نانک صاحب	"
۳۷۳ تا ۳۷۷	رمضان محمد صاحب معہ اہل و عیال (چار افراد)	"

نمبر	نام	ضلع
۳۷۸	مسماۃ فاطمہ صاحبہ	ضلع گورداسپور
۳۷۹ تا ۳۸۲	رحمت علی صاحب معہ تین بچگان	"
۳۸۳	مسماۃ فاطمہ صاحبہ بنت نور الٰہی صاحب	"
۳۸۴	فضل الدین صاحب	"
۳۸۵	مسماۃ سیدی صاحبہ	"
۳۸۶	مسماۃ بڈھی صاحبہ	"
۳۸۷	" راجو صاحبہ	"
۳۸۸	" کرم بی بی صاحبہ	"
۳۸۹	" نور بی بی صاحبہ	"
۳۹۰	میاں جھنڈا صاحب	"
۳۹۱	" بوٹا صاحب	"
۳۹۲	مسماۃ غلام بی بی صاحبہ	"
۳۹۳	میاں نواب صاحب	"
۳۹۴	دین محمد صاحب	"
۳۹۵	حسین بخش صاحب	"
۳۹۶	علی محمد صاحب	"
۳۹۷	فرزند علی صاحب	"
۳۹۸	رشید احمد صاحب ولد فرزند علی صاحب	"
۳۹۹	نذیر احمد صاحب	"
۴۰۰	صدیق احمد صاحب	"
۴۰۱	حنیف احمد صاحب	"
۴۰۲	مسماۃ عائشہ بی بی صاحبہ	"
۴۰۳	شیر محمد صاحب	"
۴۰۴	مسماۃ بیگم بی بی صاحبہ	"
۴۰۵	بیگم بی بی صاحبہ	"

مصری پارٹی کے ایک شخص کی اپیل خارج

گورداسپور ۲۵ مارچ۔ مصری پارٹی کے ایک فرد عبد العزیز نامی نے اعانت قتل کے الزام میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کے خلاف جو مقدمہ دائر کیا تھا اور جسے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب گورداسپور نے خارج کر دیا تھا۔ کل اس کی اپیل کی سماعت سشن جج صاحب گورداسپور کی عدالت میں ہوئی۔ اور بحث کے بعد سشن جج صاحب نے اپیل خارج کر دی ؛

الکتابُ والحکمۃ ۱۰

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

۷۵۔ عورتوں کو جسمانی سزا دینا

ایک دن ایک صاحب واعظ ہوا ھن کے متعلق فرما رہے تھے۔ کہ یہ گورنمنٹ کا کام ہے۔ یا عدالت کا۔ ہمارے لئے مارنا جائز نہیں۔ غالباً وہ صاحب یورپ کے حالات سُنکر ان معنوں کی طرف راغب ہوئے ہوں گے۔ حالانکہ یہ خاوند کی مار ہے۔ اور اصلاحی مار ہے۔ تاکہ اندر ہی اندر شرارت کا علاج ہو جائے۔ ورنہ کوئی عورت خواہ کتنی ہی رذیل ہو۔ ہرگز جیلخانہ کے چوبڑے سے بید لگوانا پسند نہیں کرے گی۔ سوائے سرکاری حدود کے۔ ایسے دروں کے بعد تو وہ اس خاوند سے ہی نفرت کرنے لگے گی۔ اور نہ ایسی سزا نشوز یعنی بدخوئی کے لئے کوئی عقلمند تجویز کر سکتا ہے۔ اور نہ دُنیا کے کسی ملک کے قانون میں بدخوئی اور شرارت کی سزا سرکاری مار ہے۔ باپ کی مار بیٹے کو۔ یا مرد کی مار عورت کو مرد کی ذلّت نہیں ہے ہاں سرکاری مار البتہ ایک ذلّت اور موت ہے ایسی پبلک مار کھا کر کوئی عورت ایک دن کے لئے بھی ایسے خاوند کے گھر نہیں۔ بس سکتی۔ جو اسے عدالتوں اور جیلوں میں لے جا کر دُرّے مروائے۔ میرے ہاں ایک ملازمہ تھی۔ وہ ایک پنجابی گیت گایا کرتی تھی۔ اس میں یہ فقرہ بار بار آتا تھا۔ خصماں دے پَولے۔ ساتوں پُھلاں نالوں ہَولے۔ یعنی خاوند کی مار ہمیں پھول کی مار سے بھی زیادہ ہلکی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اصلاحی ہے۔ ذلیل کُن نہیں ہے۔ شائد ان صاحب کو یہ معلوم نہیں۔ کہ باوجود ظاہری عزت کے یورپ میں بھی عورتوں کو کافی زدوکوب کی جاتی ہے:۔

۷۶۔ شرک اور مغفرت

ایک جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اے میرے گناہ گار بندو۔ میری رحمت سے نا اُمید نہ ہو۔ اللہ تعالےٰ سب گناہ معاف کر دیتا ہے۔ اور دوسری جگہ فرماتا ہے کہ اللہ تعالےٰ سب گناہ معاف کر دیتا ہے مگر شرک ہرگز معاف نہیں کرتا:۔

یہ بظاہر اختلاف ہے۔ مگر وہ اس طرح دور ہو جاتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے ہاں گناہوں کی معافی کے دو طریق ہیں۔ ایک یہ کہ وہ خود ہی لوگوں کے گناہ بغیر ان کے توبہ کرنے کے بخشتا رہتا ہے۔ بعض وجوہات سے اور تقاضائے صفتِ عفو کی وجہ سے۔ دوسرا طریق یہ کہ جب بندہ کسی گناہ سے توبہ کرے۔ تب وہ گناہ بخشا جاتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ شرک اس دوسری فہرست میں داخل ہے۔ اور اس کی بخشش خود بخود ہرگز نہیں ہوگی۔ ہاں توبہ کرے تو معاف ہوگا۔ پہلی قسم کے گناہ بغیر توبہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔ شرک والی فہرست میں صرف شرک ہی نہیں۔ بلکہ بہت سے اور گناہ بھی ہوں گے۔ مثلاً خدا کے وجود سے ہی انکار کرنا۔ یا ایسے ہی اور کبائر:۔

۷۷۔ وقت ضائع کرنا

لوگ پوچھا کرتے ہیں۔ کہ وقت ضائع کرنا بڑی بھاری غلطی ہے۔ قرآن نے اس کے متعلق کچھ نہیں فرمایا۔ افسوس ہے۔ کہ انہوں نے غور نہیں کیا۔ کہ قرآن نے مسلمانوں پر اتنی موقّت پابندیاں اعمال اور عبادات کی لگا دی ہیں۔ کہ وقت کا ضائع کرنا مسلمان کے لئے ممکن ہی نہیں رہا۔ کوئی عبادت مثلاً پانچ نمازیں۔ تہجد۔ روزہ زکوٰۃ۔ حج اور اذکار و نوافل۔ اشراق۔ ضحیٰ۔ قرآن الفجر وغیرہ ایسی نہیں۔ کہ وہ وقت سے مستغنی ہو۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۔ اس کے علاوہ جنگ و جہاد کے لئے صرف اشہر حرم حلال ہیں۔ باقی حرام۔ اور جرابوں پر مسح قائم رہنے تک کا بھی وقت مقرر ہے۔ اسی طرح عدّتیں۔

غرض کوئی چیز وقت کی حدود سے باہر نہیں۔ اگر کوئی وقت گناہ کرنے یا ضائع کرنے کے لئے باقی چھوڑا ہی نہیں پھر صاف صاف حوالہ درکار ہے۔ تو وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ موجود ہے:۔

۷۸۔ عرب کے بدّو

قرآن مجید میں جہاں متقیوں کے لئے نصیحتیں اور ہدایات ہیں۔ وہاں لٹیرے بدّوؤں کو بھی مخاطب فرمایا گیا ہے۔ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰہِ وَلَا الشَّھْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْھَدْیَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ اٰمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ۔ یعنی اے مسلمانو شعائر اللہ اور کعبہ کو جانے والی قربانیوں کی بے حرمتی نہ کرو۔ نہ حاجیوں کو تنگ کرو۔ یہ آخری خطاب خاص کر عرب کے لٹیرے بدّوؤں سے ہے۔ جو بیچارے حاجیوں پر لوٹ مار کیا کرتے تھے۔ یہ حالت صدیوں تک رہی۔ اب اس کا تو امن ہے۔ مگر حاجیوں سے سراؤں۔ ریلوں۔ جہازوں اور بندرگاہوں پر بدسلوکی کرنے والے اسی طرح ٹھگ اور جیب کترے اب بھی بہت سے موجود ہیں۔ خدا تعالےٰ ان کی بھی اصلاح کرے:۔

۷۹۔ قرآن کی ایک عجیب خصوصیت

قرآن مجید نے اصلاح کی خاطر دوسری قوموں کے بڑے بڑے عیب بیان کئے ہیں۔ مگر وہ کبھی whole sale Condemnation نہیں کرتا۔ ہر قوم کی بُرائی کرتے وقت نیکوں کا استثنا کر لیتا ہے۔ یہ بھی اس کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت ہے اس کا یہ اصول ہے۔ کہ کوئی چیز ساری کی ساری بُری نہیں ہوتی۔ اور خواہ کیسی ہی خراب ہو۔ ایک حصہ ضرور اچھا ہوتا ہے۔ یعنی شرّ محض کوئی چیز نہیں۔ مثال کے طور پر پڑھو۔ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰی خَآئِنَۃٍ مِّنْھُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْھُمْ۔ یعنی یہ اہل کتاب بڑے خائن ہیں۔ ہاں ان میں سے کچھ دیانتدار بھی ہیں:۔

۸۰۔ نماز باجماعت

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی علیہما السلام نے کئی دفعہ فرمایا ہے۔ کہ میرے نزدیک بلا عذر اگر کوئی جماعت کو ترک کرے تو اس کی نماز نہیں ہوتی۔ ان کے نزدیک اقامتِ صلوٰۃ کے معنے ہی نماز باجماعت کے ہیں۔ ورنہ صَلُّوْا کہنا کافی تھا۔ اس اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ کے معنے خود قرآن میں دوسری جگہ ایسے الفاظ میں آئے ہیں۔ کہ اس کا مطلب سوائے نماز باجماعت کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ اور وہ ہے آیت اَقِیْمُوْا وُجُوْھَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ۔ یعنی اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ میں نماز سیدھی کرنے کے معنے یہ ہیں کہ تم اپنا رُخ نماز کے لئے مسجدوں میں ہی جا کر سیدھا کیا کرو:۔

۸۱۔ دوطرفہ محبّت

تمام شعراء اور عشاق نے اس مضمون کو ادا کیا ہے۔ کہ عشق و محبت دو طرفہ جذبہ ہے۔ عاشق کے دل میں تو محبت ہوتی ہی ہے۔ مگر معشوق بھی ضرور اس سے محبت رکھتا ہے۔ بلکہ ابتدا محبُوب کی طرف سے ہی ہوتی ہے۔ اس صداقت کو خدا تعالےٰ نے بھی بیان فرمایا ہے۔ جہاں کہا ہے کہ یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ۔ یعنی خدا کی محبت بھی ایسا ہی رنگ رکھتی ہے۔ کہ وہ اپنے عاشقوں سے محبت کرتا ہے اور وہ اس کے شیدا ہوتے ہیں اور اس محبت میں پہل اسی کی طرف سے ہوتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس مضمون کو ذیل کے شعر میں ادا کیا ہے:۔

[illegible]

مختلف رنگ کے متعدد اعتراضات کے جواب

از جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

(۲)

مباحثات سے احتراز

ساتویں اعتراض میں دو باتیں پیش کی گئی ہیں۔ ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت کہ انجام آتھم میں آپ نے تحریری وعدہ کیا تھا مباحثات سے انکار کیا۔ اور اس کے متعلق اعتراض یہ کہ "کیا نبی ایسا کیا کرتے ہیں اس قدر عزم کے کچے ہونا نبی کے شان کے شایاں نہیں"۔ دوسری بات جماعت کے متعلق کہ جماعت کو چاہیئے تھا کہ مرزا صاحب کی تقلید کرتی اور مباحثات سے احتراز کرتی مگر آپ اس کے برعکس کرتے ہیں۔ اس لئے میں اس لحاظ سے آپ کو پورے فرمانبردار نہیں کہہ سکتا"۔

پہلی بات کا جواب یہ ہے۔ کہ مباحثات کی غرض اظہار حق اور تبلیغ ہی ہوتی ہے لیکن مباحثات جن میں فریق مقابل گالی گلوچ اور بدزبانی اور بدتہذیبی پر اتر آئے۔ یا ایک فریق دوسرے فریق کے بزرگوں پر گندے حملے کرے۔ اور ہنسی اور ٹھٹھے مخول کو بحث میں استعمال کرے۔ ایسی بحثیں شریف انسان تو شامل ہونا بھی پسند نہیں کرتا۔ چہ جائیکہ وہ فریق مخالف سے اپنے بزرگوں کے حق میں گالیاں سنے ایسی بحثوں سے خود خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں منع فرمایا ہے۔ چنانچہ فرمایا وقد نزل علیکم فی الکتٰب ان اذا سمعتم اٰیات اللّٰہ یکفر بھا ویستھزأ بھا فلا تقعدوا معھم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہٖ انکم اذا مثلھم یعنے خدا تعالیٰ نے یہ حکم بھی اس کتاب یعنے قرآن کریم میں نازل فرمایا ہے۔ کہ جب تم کسی مجلس میں تقریر کرنے والوں سے سنو۔ کہ ان کی طرف سے تقریروں میں آیات اللہ کے متعلق کفر کیا جاتا ہے اور ان کے متعلق ہنسی اور مخول کیا جاتا ہے تو مسلمانو! تم کو چاہیئے کہ ایسے لوگوں کے پاس مت بیٹھو۔ یہاں تک کہ ان کی گفتگو کسی اور بات کی طرف منتقل ہو جائے ورنہ تم بھی ان جیسے ہی ہو گے۔ اس خطرناک وعید سے بچنے کی غرض سے گندی بحث سے اجتناب کرنا اور بدزبانی کے مباحثات سے کنارہ کش ہونا ایک مسلم کے لئے واجبات سے ہے۔

اور حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عہد ترکِ مباحثات بھی اسی قبیل سے تھا۔ ہاں ویسے آپ تقریروں اور تحریروں سے سائلین اور معترضین کے پیشکردہ سوالات و اعتراضات کے جوابات کی صورت میں وفات تک تبلیغ حق کا کام کرتے رہے۔ صرف گندی طرز کی بحثوں سے اجتناب فرمانا آپ کا شریفانہ فعل تھا۔ اور قابلِ تحسین نہ کہ قابلِ اعتراض اور پھر قرآن کریم کے ارشاد کی تعمیل بھی اور اگر اس کا نام بزدلی ہے۔ اور شانِ نبوت کے منافی ہے۔ تو پھر آیت اذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاما۔ اور آیت اذا مرّوا باللغو مرّوا کراما اور آیت واصبر علی ما یقولون واھجرھم ھجرا جمیلا سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ سب کے سب بقول آپ کے بزدل ٹھہرے۔ حالانکہ یہ امر آپ کے نزدیک بھی مسلم نہیں۔

دوسری بات کا جواب یہ ہے۔ کہ بعض دفعہ اضطراری اور مجبوری صورت کے پیش آنے سے ایک ناجائز فعل بھی جائز ہو جاتا ہے۔ جیسے خنزیر وغیرہ محرمات کا استعمال قرآن کریم کے رو سے حرام ہے۔ لیکن فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فلا اثم علیہ کے ارشاد سے اضطراری صورت میں استثنائی حکم کو بھی پیش کر دیا۔ اور جو بات گناہ تھی۔ بحالت اضطرار اسے فلا اثم سے غیر گناہ قرار دیا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گو عہد ترک بحث کے بعد خود وفات تک کوئی بحث نہیں کی۔ لیکن موضع مدّ میں آنحضور کی اجازت سے مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے جو آپ کے صحابی تھے۔ وہاں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سے جا کر بحث کی۔ اور قصیدہ اعجاز احمدی کے منظوم ہونے کی تحریک وہی مباحثہ مدّ ہوا۔ چنانچہ اس میں بحث مدّ کا ذکر کیا گیا۔ اور بحث کرنے میں جو آجکل خرابیاں پائی جاتی ہیں۔ ان کی مذمت کو بھی بیان فرمایا۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع میں خود تو بحث نہیں فرماتے۔ لیکن وقتی ضرورت کے پیش آنے پر بعض علماء کو بحث کے لئے آنجناب کی طرف سے اجازت مل جاتی ہے۔ پس اس سے اتباع ثابت ہوئی نہ کہ اس کے خلاف۔

مکہ اور مدینہ کی ریل

آٹھویں اعتراض میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فقرہ پر جو تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۱۰۲ پر ہے۔ کہ یہ پیشگوئی اب خاص طور پر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی ریل تیار ہونے سے پوری ہو جائے گی۔ یہ بات پیش کی گئی ہے۔ کہ "اول تو اونٹ بیکار نہیں ہوئے۔ اور ریل کا جو حشر ہوا۔ وہ آپ پر واضح ہے۔ اور یہ صرف اس لئے ہوا کہ آپ اسکو نشان کے طور پر بیان نہ کر سکیں"۔ الخ

یہ بات اور یہ عبارت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نقل کر کے اعتراض کی صورت میں پیش کی گئی ہے کلام کے ماقبل اور مابعد پر غور کر کے اسے پڑھنے والا انسان ہاں منصف طبیعت اور مسلم انسان ہرگز اعتراض نہیں کر سکتا۔ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اس فقرہ محولہ سے پہلے آیت واذا العشار عطلت اور اس کے بعد حدیث ولیترکن القلاص فلا یسعی علیھا کو لکھ کر قرآن کریم اور حدیث نبوی کی پیشگوئی کا ذکر فرما کر ریل کی سواری کو بطور نشان کے اس کا مصداق قرار دیتے ہیں۔ اور اپنی کئی کتابوں میں ریل کی سواری کا نشان بطور پیشگوئی کے ذکر کیا ہے۔ اور قرآن کریم اور حدیث نبوی کی صداقت کے تازہ نشانوں سے اسے قرار دیا ہے۔ اب کیا کوئی مسلمان کہلانے والا اور خدا اور اس کے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر سچے دل سے ایمان لانے والا اپنے دل میں اس وسوسہ کو جگہ دے سکتا ہے۔ اور ایسا اعتراض اٹھا سکتا ہے۔ جس سے اس پیشگوئی کی تکذیب لازم آئے۔ جسے خدا نے اپنی اور اپنے رسول اور اپنی کتاب عزیز کی شان صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے بطور نشان ظاہر فرمایا۔ افسوس کہ مسلمان کہلانے والے محض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دشمنی کے باعث آپ کی تکذیب کرتے ہوئے اس بات کی بھی قطعاً پرواہ نہیں کرتے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کے کلام قرآن کریم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب بھی لازم آئے گی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آیت موصوفہ اور حدیث نبوی جس سے ریل کی سواری کی پیشگوئی ظاہر ہوتی ہے۔ اسے دو طرح سے ذکر فرمایا۔ ایک عام طور پر دوسرے خاص طور پر۔ عام طور پر تو ریل کی سواری کا نشان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کی علامات مخصوصہ سے ذکر کیا ہے۔ چنانچہ جہاں صفحہ ۱۰۲ پر فقرہ محولہ لکھا ہے۔ اس کے بعد صفحہ ۱۰۳ پر حاشیہ میں شروع عبارت اس فقرہ سے فرماتے ہیں۔ "چونکہ ریل کا وجود اور اونٹوں کا بیکار ہونا مسیح موعود

کے زمانہ کی نشانی ہے"
اب اس فقرہ کے ہوتے ہوئے کوئی گنجائش تکذیب یا اعتراض کی ہے؟
کیا ریل کی سواری کا نشان صحیح مسلم میں حدیثِ نبوی کے رو سے مسیح موعود کا قرار نہیں دیا گیا۔ اور وہ اس موجودہ زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا۔ اور پھر جہاں جہاں ریل چلتی ہے۔ اور سواری اور بار برداری کا کام اس سے لیا جاتا ہے۔ اونٹوں کی وہاں بیکاری لوگوں کی بے اتفاقی کے باعث وقوع میں نہیں آتی۔ اگر یہ امر ایک واضح صداقت اور بیّن حقیقت ہے۔ تو پھر اسپر اعتراض کیسے۔
اور خاص طور پر مکہ مدینہ کے لئے ریل کی سواری کو بطور نشان اس لئے ذکر کیا ہے۔ کہ قرآن کریم کی وحی کا مہبط زیادہ تریہی دو شہر تھے۔ اور آج حج کرنے والے لاریوں اور موٹروں کے ذریعے مکہ سے مدینہ اور مدینہ سے مکہ تک سفر کر کے اس کی تصدیق کرتے ہیں اور موٹریں اور لاریاں اور بسیں کیا ہیں۔ وہی ریل کی دوسری شکل اور فائدہ عام کے لحاظ سے ریل کے مقابل زیادہ مفید اس لئے کہ ریل لوہے کی پٹڑی کی بھی محتاج ہے۔ لیکن موٹریں لاریاں کچی سڑکوں پر بھی چلتی ہیں۔ کیا اس صورت میں قرآن و حدیث کی یہ پیشگوئی قابل تصدیق ہے۔ یا قابل تکذیب

ہر احمدی رسالہ الوصیت غور سے پڑھے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالٰے سے علم پاکر الوصیت میں لکھا ہے کہ مجھے ایک جگہ دکھائی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی۔ ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے۔ تب ایک مقام پر اُس نے پہنچکر مجھے کہا۔ کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے پھر ایک جگہ مجھے قبر دکھلائی گئی۔ کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی۔ اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے۔ اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی۔ اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا۔ اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں ۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

یوم التبلیغ کے متعلق مختلف جماعتوں کی رپورٹیں

جلال پور جٹاں

سکھوں اور عیسائیوں میں ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ اور تبلیغ کی گئی (پریذیڈنٹ)

یاڑی پورہ

تین ملحقہ دیہات میں تبلیغ کی گئی۔
کرشن جی مہاراج اور اسلام میں عورت کی حیثیت کیا ہے کے موضوع پر تقریر بھی کی گئی۔ (غلام محمد)

کپور تھلہ

غیر مسلم اصحاب کو دعوتِ حق دیکر اسلام و سلسلہ احمدیہ کی صداقت پر گفتگو کی اور لٹریچر تقسیم کیا۔ بعض نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب برائے مطالعہ لیں۔ (محمد اقبال حسین)

بھدرک

چار افراد تین میل کے فاصلہ پر ہندوؤں میں تبلیغ اسلام کیلئے گئے۔ یہاں کے ہندوؤں کا ایک نیا فرقہ الیکھ نکلا ہے۔ جو احد خدا کا قائل ہے۔ (ہارون رشید)

سیالکوٹ

احباب وفود کی صورت میں ارد گرد کے دیہاتوں میں گئے۔ اور شام تک غیر مسلموں میں تبلیغ کرتے رہے (محمد الدین)

جمشید پور

جماعت کے سب افراد نے تبلیغ میں حصہ لیا۔ اردو۔ انگریزی۔ ہندی بنگالی اور گجراتی زبانوں میں کافی لٹریچر سکندر آباد سے منگوا کر تقسیم کیا گیا۔ لوگ خندہ پیشانی سے پیش آئے۔ اور ہمارے لٹریچر کا بغور مطالعہ کرنے کا انہوں نے وعدہ کیا ۔ (محمد شجاعت علی)

بنگہ

جماعت کے تمام افراد نے تبلیغ میں حصہ لیا۔ ملک میں امن کس طرح قائم ہو سکتا ہے۔ تمام بانیان مذاہب کا ادب و احترام کرنا چاہئے۔ کے موضوع پر لیکچر بھی دئے گئے۔ (فضل الدین)

سرگودھا

احباب جماعت کے گروپ بنائے گئے جو دعا کے بعد تبلیغ کیلئے شہر میں گئے عیسائیوں۔ سکھوں اور ہندوؤں میں کافی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ زبانی طور بھی تبلیغ کی گئی۔ (غلام محمد)

شام چوراسی

۱۵ آدمیوں کا ایک گروپ بنایا گیا جس نے تبلیغ کی۔ تین احباب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام پر لیکچر دئے۔ لوگوں نے توجہ سے ہماری باتوں کو سنا۔ بعض اعتراضات کے جواب بھی دئے گئے (عبد الحکیم)

فیروز پور شہر

اکثر احباب نے تبلیغ کی۔ تقریباً ۴۵۰ اردو اور ہندی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے ۔ (محمد عثمان)

فیروز پور چھاؤنی

زنانہ مشن ہسپتال اور دیگر مقامات میں تبلیغ کی گئی۔ ۱۵۰ ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ (سیکرٹری تبلیغ)

کالا گوجراں

تمام احباب نے تبلیغ میں حصہ لیا ۱۵۰ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے (عبد القیوم)

احمدی پور

دو گروپ بنائے گئے۔ جس نے لوگوں کو تبلیغ کی۔ ایک صاحب نے ۲ میل سائیکل پر سفر کر کے تبلیغ کی نور احمد سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ احمدی پور

میر پور

بندہ ہمراہ چوہدری محمد حیات صاحب سب جج میر پور کے دولت کدہ پر گیا۔ اور چوہدری صاحب نے مختصر طور پر اسلام کی غرض بیان کی۔ اور جج صاحب کی خدمت میں قرآن شریف انگریزی برائے مطالعہ پیش کیا (کرم الٰہی)

چک ۹۹ شمالی

جماعت کے چار وفد بنائے گئے اور ارد گرد کے چکوں میں جہاں سکھوں کی آبادی ہے۔ بھیجے گئے۔ لوگوں نے ہماری باتوں کو توجہ سے سنا ۔ خاکسار حمید

سرینگر

افراد جماعت کے ۸ گروپ بنائے گئے جس نے تمام شہر میں تبلیغ کی۔ ۱۱۴۶ ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے ۔ خواجہ صدر الدین

انبالہ شہر و چھاؤنی

تقریباً دو صد ٹریکٹ تقسیم کئے گئے (بشیر احمد)

محمود آباد

۳۷ غیر مسلموں کو تبلیغ کی گئی۔ (ڈاکٹر احمد الدین)

لاہور

ملٹری کے افسروں کو بذریعہ ڈاک انگریزی ٹریکٹ ارسال کئے گئے۔ احمدیہ ہوسٹل کے طلباء کے ۵ وفد بنے جو تمام شہر میں پھیل گئے۔ اور نوجوانوں۔ بوڑھوں بچوں سب نے اس فریضہ کو باحسن طریق ادا کیا۔ تقریباً ۱۲۰۰ ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے ۔ عبد الکریم

کوٹلی ہرنرائن

سب احباب جماعت نے بڑی چسپی کے ساتھ فریضۂ تبلیغ ادا کیا ۔ (انور حسن)

وصیتیں

نمبر ۵۰۰۰: منکہ مسعود احمد خان ولد خان محمد علی خان صاحب قوم افغان عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ مارچ ۱۹۳۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری ملکیت میں کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ اس وقت میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو اب ساٹھ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ بمد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان داخل کراتا رہونگا۔

میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

اگر میں اپنی جائداد کا کل یا اس کا کوئی جزو یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ سمجھا جائے گا۔

العبد:۔ مسعود احمد خان مین ہوسٹل سینٹ سٹیفن کالج دہلی

گواہ شد:۔ عبد اللطیف کپورتھلوی معرفت بابو محبوب خان صاحب احمدی پوسٹ ماسٹر چاندنی چوک دہلی

گواہ شد:۔ عباس احمد خان الفٹ۔ ہوسٹل کشمیری گیٹ دہلی۔

نمبر ۵۰۰۱: منکہ عباس احمد ولد خان محمد عبد اللہ خان صاحب قوم پٹھان عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۸/۳۸ ۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ البتہ مجھے بطور جیب خرچ اپنے والد صاحب سے مبلغ ساٹھ ۶۰ ملتے ہیں۔ میں اس کا دسواں حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر اس میں کچھ کمی بیشی ہوئی۔ تو اس کا بھی دسواں حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے پر جو میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد:۔ عباس احمد خان الفٹ ہوسٹل ۴۷ کشمیری گیٹ دہلی

گواہ شد:۔ شیخ محمد یعقوب ٹیچر ایم۔ بی سکول کوچہ چیلاں دہلی

گواہ شد:۔ مرزا احمد بیگ انکم ٹیکس انسپکٹر دہلی

نمبر ۵۰۰۲: منکہ رضیہ بیگم بنت مولوی فخر الدین صاحب پنشنر قوم قریشی عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۸/۳۸ ۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

سنگر سیونگ مشین مالیتی	۳۶/-
پارچات مالیتی	۲۰۰/-
کانٹے مالیتی	۱۵/-
متفرق سامان مالیتی	۱۰۰/-
میزان =	۴۵۱/-

الامتہ:۔ رضیہ بیگم بقلم خود

گواہ شد:۔ محمد اسحٰق بی ایس سی۔ حال دارد قادیان

گواہ شد:۔ فخر الدین پنشنر مجلہ دار الفضل قادیان

گواہ شد:۔ محمد یعقوب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل قادیان

ایک طبیب

ایک دوست جو حکیم حاذق ہیں۔ آج کل بیکار ہیں۔ اگر کسی گاؤں میں طبیب کی ضرورت ہو اور اس دوست کے لئے گذارہ کی صورت پیدا ہو سکتی ہو۔ تو اطلاع دیں تاکہ اس دوست کو وہاں بھجوا دیا جائے

ناظر امور عامہ

خریداران الفضل جنکو ۸ اپریل کا پرچہ وی پی ہوگا

(گذشتہ سے پیوستہ)

۱۲۰۷۷ خان صاحب قاضی محمد عمر صاحب
۱۲۰۷۹ ماسٹر عبد الحی صاحب
۱۲۰۸۹ میر عمر خطاب صاحب
۱۲۱۱۹ عبد الکریم صاحب
۱۲۱۶۵ بابو عبد الغفور صاحب
۱۲۱۶۶ منشی عبد الحمید صاحب
۱۲۱۶۸ ڈاکٹر احمد رمضان صاحب
۱۲۱۶۹ خانصاحب محمد زمان خان صاحب
۱۲۱۷۵ مولوی عبد السبوح صاحب
۱۲۱۹۰ مولوی عبد القادر صاحب
۱۲۱۹۲ صاحبزادہ محمد طیب صاحب
۱۲۱۹۳ سید سعید احمد صاحب
۱۲۱۹۵ عبد العزیز صاحب
۱۲۱۹۷ محمد سعید صاحب
۱۲۲۰۳ شیخ عبد الحفیظ صاحب
۱۲۲۰۴ بابو محمد عثمان صاحب
۱۲۲۰۶ ایس ایم احمد صاحب
۱۲۲۳۰ محمد شفیع صاحب
۱۲۲۳۱ حکیم فضل کریم صاحب
۱۲۲۴۲ سید عبد الرحیم صاحب
۱۲۲۴۶ چوہدری عبد الرحمٰن صاحب
۱۲۲۴۷ چوہدری ظہیر احمد صاحب
۱۲۲۴۸ ترپ دفعدار محمد عبد اللہ صاحب
۱۲۲۴۹ چوہدری فتح محمد صاحب
۱۲۲۵۰ محمد یوسف صاحب
۱۲۲۵۱ مستری محمد الدین صاحب
۱۲۲۵۵ محمد شفیع صاحب
۱۲۲۵۶ شیخ ظہیر محمد صاحب
۱۲۲۵۸ چوہدری محمد حسین صاحب
۱۲۲۶۹ بابو عبد الغنی صاحب
۱۲۲۷۰ چوہدری عبد المجید صاحب
۱۲۲۷۳ عبد الہادی صاحب
۱۲۲۷۷ محمد یعقوب صاحب
۱۲۲۷۹ شیخ محمد اکبر صاحب
۱۲۲۹۳ حکیم محمد یعقوب صاحب
۱۲۳۰۰ اللہ دتہ صاحب
۱۲۳۰۵ بابو گلاب خان صاحب
۱۲۳۰۸ چوہدری اللہ داد خانصاحب
۱۲۳۱۶ بابو عبد الکریم صاحب
۱۲۳۲۲ ایس ایس کھوکھر صاحب
۱۲۳۳۰ سید عبد الرشید صاحب
۱۲۳۴۲ ملک ولایت خانصاحب
۱۲۳۴۳ ملک محمد خان صاحب
۱۲۳۴۹ بابو عطاء محمد صاحب
۱۲۳۵۰ بابو شاہ عالم صاحب
۱۲۳۵۱ چوہدری فیض احمد خانصاحب
۱۲۳۵۶ عبد الحفیظ خان صاحب
۱۲۳۶۰ بابو محمد یعقوب صاحب
۱۲۳۶۳ مولوی عبد الکریم صاحب
۱۲۳۶۹ مولوی عطاء اللہ صاحب
۱۲۳۸۵ چوہدری محمد حیات صاحب
۱۲۳۸۶ میاں عبد العزیز صاحب
۱۲۴۱۶ ملک نبی محمد صاحب
۱۲۴۴۳ اسکرٹری صاحب
۱۲۴۴۵ لعل دین صاحب
۱۲۴۴۶ جاگیر مرزا رشید احمد صاحب
۱۲۴۶۴ مرزا غلام محی الدین صاحب
۱۲۴۶۵ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۲۴۶۶ ڈاکٹر مراد بخش صاحب
۱۲۴۶۸ غلام حسین صاحب
۱۲۴۷۶ سید مزمل حسین شاہ صاحب
۱۲۴۸۱ چوہدری اچھے خان صاحب
۱۲۴۸۷ خلیفہ ناصر الدین صاحب
۱۲۴۸۸ چوہدری کرم الٰہی صاحب
۱۲۴۸۹ عزیز اللہ صاحب
۱۲۴۹۲ چوہدری نواب الدین صاحب
۱۲۵۱۰ محمد منیر صاحب
۱۲۵۱۶ چوہدری محمد عبد اللہ خان صاحب
۱۲۵۱۷ شیخ طالع مند صاحب
۱۲۵۱۸ منشی صدر الدین صاحب
۱۲۵۲۲ بابو مولا بخش صاحب
۱۲۵۲۵ ماسٹر عطا محمد صاحب
۱۲۵۳۱ چوہدری اللہ رکھا صاحب
۱۲۵۳۲ احمد جان صاحب
۱۲۵۳۴ ملک عبد المالک صاحب
۱۲۲۳۵ بابو غلام مصطفیٰ صاحب
۱۲۵۴۴ عزیز احمد صاحب
۱۲۵۵۳ چوہدری فتح محمد صاحب
۱۲۵۵۴ بابو رحمت اللہ صاحب
۱۲۵۵۵ بدر الدین صاحب
۱۲۵۵۸ مستری غلام محمد صاحب
۱۲۵۵۹ خواجہ نظام الدین صاحب
۱۲۵۶۰ مولوی محمد حسین صاحب
۱۲۵۶۱ محمد شریف صاحب
۱۲۵۶۴ مسٹر محمد مستقیم صاحب
۱۲۵۷۲ ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب
۱۲۵۷۷ غلام محمد صاحب
۱۲۵۸۵ شاد صاحب
۱۲۶۰۴ حمید اللہ صاحب
۱۲۶۱۵ حکیم ملک میر احمد صاحب
۱۲۶۱۸ شیخ محمد شفیع صاحب
۱۲۶۱۹ حوالدار عبد اللطیف صاحب
۱۲۶۲۳ محمد شریف صاحب
۱۲۶۲۵ مولوی محمد حسین صاحب
۱۲۶۲۷ استانی حمیدہ بیگم صاحبہ
۱۲۶۳۰ مولوی سلیم اللہ صاحب
۱۲۶۴۲ چوہدری عالم الدین صاحب
۱۲۶۴۳ چوہدری عبد الحی صاحب
۱۲۶۸۴ غلام رسول صاحب
۱۲۶۸۷ بابو محمد عبد اللہ صاحب
۱۲۶۹۸ بشیر احمد صاحب
۱۲۷۱۸ شیخ محمد اسحٰق صاحب
۱۲۷۲۳ محمد عبد اللہ خانصاحب
۱۲۷۱۸ صوفی عبد الرحیم صاحب
۱۲۷۴۰ بابو محمد شریف صاحب
۱۲۷۴۳ سید بہادل شاہ صاحب
۱۲۷۴۴ مولوی محب الرحمٰن صاحب
۱۲۷۴۶ غلام محمد صاحب
۱۲۷۵۳ حکیم محمد حسین صاحب
۱۲۷۵۷ ملک خدا بخش صاحب
۱۲۷۶۱ حکیم محمد حسن صاحب
۱۲۷۶۳ عبد الحمید پسر ڈاکٹر نور بخش صاحب
۱۲۷۷۳ ملک میر احمد صاحب

۱۲۷۷۴ - سید عبدالجبار شاہ صاحب
۱۲۷۷۵ - دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین صاحب
۱۲۷۸۱ - خواجہ محمد صدیق صاحب
۱۲۷۸۴ - مرزا محمد صادق صاحب
۱۲۷۸۹ - مخدوم بشیر احمد صاحب
۱۲۷۹۰ - مخدوم عزیز احمد صاحب
۱۲۷۹۶ - ملک محمد سعید صاحب
۱۲۷۹۶ - شیخ محمد حسین صاحب پنشنر سب جج
۱۲۸۰۲ - شیخ عطاء اللہ صاحب
۱۲۸۰۳ - بابو عبدالجلیل صاحب
۱۲۸۰۹ - ڈاکٹر محمد دین صاحب
۱۲۸۱۳ - ڈاکٹر ایم زبیر صاحب
۱۲۸۱۴ - مسٹر محمد عبداللہ صاحب ایم اے
۱۲۸۱۵ - بابو عبدالکریم صاحب
۱۲۸۱۶ - مہتہ عبدالقادر صاحب
۱۲۸۱۷ - ڈاکٹر نور الدین صاحب
۱۲۸۱۹ - سید محمد احمد صاحب
۱۲۸۲۲ - حافظ مبین الحق صاحب
۱۲۸۳۱ - احسان اللہ صاحب
۱۲۸۳۴ - عبدالرشید صاحب
۱۲۸۳۷ - پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
۱۲۸۳۹ - غلام محمد صاحب اختر
۱۲۸۴۱ - مسٹر ایس اے لطیف صاحب
۱۲۸۵۰ - شیخ مولا بخش صاحب
۱۲۸۵۲ - بابو محمد حسین صاحب ننگل باغباناں
۱۲۸۵۴ - بابو برکت علی صاحب
۱۲۸۵۶ - فضل الرحمٰن صاحب غازی
۱۲۸۵۷ - ڈاکٹر سراج الدین احمد صاحب
۱۲۸۵۸ - چوہدری ثناء اللہ صاحب
۱۲۸۶۵ - چوہدری امام الدین صاحب
۱۲۸۶۷ - ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب
۱۲۸۸۲ - حکیم فضل حق صاحب
۱۲۸۸۶ - مفتی عبدالسلام صاحب
۱۲۸۹۲ - ماسٹر ولی محمد صاحب
۱۲۸۹۳ - چوہدری رحمت علی صاحب
۱۲۸۹۷ - ملک فضل خان صاحب
۱۲۹۰۰ - نواب خان محمد عبدالرحمٰن خان صاحب
۱۲۹۰۴ - قریشی احمد زمان صاحب

صیغہ نشر و اشاعت کا ضروری اعلان

مجلس مشاورت پر تشریف لانے والے احباب کی اطلاع کیلئے لکھا جاتا ہے کہ صیغہ نشر و اشاعت میں ہندی گورمکھی اور اردو کے نہایت مفید تبلیغی ٹریکٹ موجود ہیں۔ جو کہ اصل لاگت پر دئیے جاتے ہیں۔ نیز پیغام صلح کا انگریزی اور گورمکھی میں ترجمہ بھی صرف دو پیسہ فی نسخہ قیمت پر مل سکتا ہے۔ آجکل ہندوستان میں امن و امان قائم کرنے کی ضرورت سب محسوس کر رہے ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان مبارک تجاویز کو کثرت سے شائع کرنا چاہئے۔ تا ملک کی فضا بہتر سے بہتر ہو سکے۔ اس کے علاوہ رسالہ "جماعت احمدیہ" جس میں جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ اور تبلیغی جدوجہد کا ذکر ہے۔ قیمت صرف ۲/ فی نسخہ۔ رسالہ "امام المتقین" جو کہ پنجابی منظوم رسالہ ہے۔ بجواب رسالہ خاتم النبیین جس میں نہایت مدلل اور مؤثر پیرایہ میں حوالجات دیگر صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ثابت کی گئی ہے۔ قیمت صرف ۳/ اور ہندی میں نماز کا ترجمہ قیمت دو پیسہ فی نسخہ ہے۔ احباب کو اس مفید تبلیغی لٹریچر اور ٹریکٹوں کی جتنی ضرورت ہو اس کی اطلاع ۵ اپریل تک آجانی چاہئے۔ نوٹ۔ ماہ اپریل کا تبلیغی ٹریکٹ بھی تیار ہو رہا ہے۔ جسے احباب اپنی اپنی جماعتوں کے لئے دستی لیتے جائیں۔ شیخ عبدالرحمٰن مصری کے گمراہ کن پراپیگنڈا کے خلاف لٹریچر بھی موجود ہے۔ ٹریکٹ حجم چار صفحہ فی سینکڑہ ۸/ آٹھ صفحہ فی سینکڑہ ایک روپیہ

مہتمم نشر و اشاعت قادیان۔

فیض اللہ چک ضلع گورداسپور میں ایک باموقعہ اراضی کی فروخت

فیض اللہ چک ضلع گورداسپور میں اراضی نمبران خسرہ ۵۱۳ و ۵۳۵ رقبہ ۹ کنال دو مرلہ جو کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی مملوکہ و مقبوضہ ہے۔ قابل فروخت ہے۔ اور شیخ محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان موقعہ پر اس اراضی کو بتاریخ ۱۳ اپریل ۱۹۳۸ء بروز بدھ صبح دس بجے نیلام کرینگے۔ نیلام ۶ بجے شام تک جاری رہیگا۔ نیلام ختم ہونے پر زر نیلام فوراً وصول کر کے قبضہ زمین دیدیا جائیگا۔ خریدار اصحاب موقعہ پر خود یا اپنے کسی مختار کے ذریعہ بولی دیکر خرید فرمالیں۔ یہ اراضی بہت باموقعہ ہے۔ اور اس میں سے ۸ کنال ۱ مرلہ تو آبادی فیض اللہ چک کے قریب ترین واقعہ ہے۔

ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

قادیان میں سکنی اراضی

اس وقت قادیان کے محلہ دارالعلوم اور دارالرحمت میں عمدہ موقعہ کے سکنی قطعات موجود ہیں۔ علاوہ ازیں ریلوے سٹیشن قادیان کے ساتھ دوکانات کے لئے بھی بعض نہایت باموقعہ قطعات خالی ہیں۔ خواہشمند احباب خاکسار کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں۔

خاکسار — مرزا بشیر احمد قادیان ۲۴/۳

(دوائی اٹھرا)

حب اٹھرا رجسٹرڈ

محافظ جنین

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے۔ ہچکی۔ درد پسلی۔ یا نمونیہ ام الصبیان۔ پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی پھالے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائیدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اینڈ سنز دواخانہ مطب الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۲۴ مارچ - آج پنجاب اسمبلی میں سر سکندر حیات خان وزیر اعظم نے کمسن بچوں کے اغوا کی وارداتوں کے متعلق ایک سوال کے جواب میں ایک طویل بیان دیا۔ جس کے دوران میں ان تدابیر کا ذکر کیا۔ جو ان واقعات کے انسداد کے لئے اختیار کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا۔ کہ اگر ضرورت ہوئی۔ تو گورنمنٹ ایسے واقعات کے دفعیہ کے لئے شدید ترین نوعیت کے اقدامات اختیار کریگی۔

نئی دہلی ۲۴ مارچ - مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے ایک نمائندہ پریس سے دوران ملاقات میں کہا۔ کہ فرقہ وار سمجھوتہ کے سلسلہ میں مسٹر گاندھی اور پنڈت جواہر لال نہرو کے ساتھ میری خط و کتابت جاری ہے۔

لاہور ۲۴ مارچ - حال میں "پرتاپ" نے یہ خبر شائع کی تھی۔ کہ سر سکندر حیات خان نے دہلی میں مرکزی اسمبلی کے غیر مسلم ممبروں کے سامنے یہ تجویز پیش کی تھی کہ شہید گنج کی متنازعہ جگہ پبلک پارک بنا دی جائے۔ لیکن باخبر حلقوں نے اس کی پُر زور تردید کی ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ یہ خبر بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔

نئی دہلی ۲۴ مارچ - اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ شمال مغربی سرحد کے قبائل نے حکومت کو تنگ کرنے کے لئے یہ جدت کی ہے۔ کہ سڑکوں میں گڑھے کھود کر ان میں بم دبا دیتے ہیں۔ جب ان گڑھوں پر سے جو بالکل ہموار کر دیئے جاتے ہیں۔ آدمی یا موٹر وغیرہ گذرتی ہے۔ تو بم دھماکے کے ساتھ پھٹ جاتے ہیں۔ اس قسم کے حادثات سے کئی گورے زخمی ہو چکے ہیں۔ اور کئی موٹروں کے ٹائر ضائع ہو چکے ہیں۔

نئی دہلی ۲۴ مارچ - مرکزی اسمبلی کے مسلم ارکان کا ایک اجلاس مسٹر محمد علی جناح کی جائے رہائش پر منعقد ہوا۔ جس میں بیس ارکان نے اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی میں شامل ہونا منظور کر لیا ہے۔ انڈی پنڈنٹ پارٹی کے تمام مسلمان ارکان اس جدید پارٹی میں شامل ہو گئے ہیں۔ اسی طرح ڈیموکریٹک پارٹی سے بھی ڈاکٹر ضیاء الدین احمد۔ سر عبد الحلیم غزنوی مسٹر نبی بخش اور مسٹر الٰہی بخش بھٹو اس پارٹی میں شامل ہو گئے ہیں۔

علی گڑھ ۲۴ مارچ - معلوم ہوا ہے کہ علی گڑھ یونیورسٹی کورٹ کے انتخابات میں سر ضیاء الدین احمد کے حامی زیادہ تعداد میں کامیاب ہوئے ہیں۔ لہٰذا امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ وائس چانسلر منتخب ہو جائیں گے۔

پٹنہ ۲۴ مارچ - ڈاکٹر سید محمود وزیر تعلیم بہار نے اہل پٹنہ کے ایک جلسہ کی صدارت کرتے ہوئے اپنی تقریر میں بیان کیا۔ کہ حکومت عنقریب ایک فوجی سکول قائم کرے گی۔ اس سکول کا افتتاح چند مہینوں تک عمل میں لایا جا سکیگا۔ یہاں فن پرواز کی تعلیم بھی دی جائے گی۔

جبل الطارق ۲۴ مارچ - ہسپانیہ کی خانہ جنگی کے متعلق تازہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ باغیوں کی فوجیں کٹلونیا کے جنوب میں بحیرہ روم کی طرف پیش قدمی کرنے میں کامیاب ہو رہی ہیں۔ باغیوں کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ ہم نے اراگون کے قریب دریا کی طرف ۸ میل تک پیش قدمی کی ہے۔ اور دوران جنگ میں ۲۰۰۰ قیدی اور بے شمار اسلحہ ہاتھ آیا ہے۔

بمبئی ۲۴ مارچ - بمبئی اسمبلی کے سپیکر نے ایک اعلان کیا تھا۔ کہ اگر کوئی ممبر انگریزی زبان میں اپنا مافی الضمیر ادا نہ کر سکے۔ تو وہ اپنی مادری زبان استعمال کر سکتا ہے۔ اب انہوں نے اپنے اعلان میں یہ ترمیم کی ہے کہ جب کوئی ممبر ایک مرتبہ کسی زبان کو اختیار کر لے لیکن سپیکر کو حق حاصل ہے۔ کہ اسے کسی اور زبان میں تقریر کرنے کی اجازت دے۔

ناگپور ۲۴ مارچ - آج صبح دو ہزار مردوں اور ۴ سو عورتوں نے سیاہ جھنڈیوں کو ساتھ ایک جلوس نکالا۔ جو سی پی کے وزیر مسٹر شریف کے خلاف نعرے لگاتا ہوا اسمبلی ہال کو روانہ ہوا۔ یہ مظاہرہ اس لئے کیا گیا تھا۔ کہ مسٹر شریف نے ایک اخلاقی قیدی کو رہا کر دیا تھا۔ وزیر اعظم ڈاکٹر کھارے نے جلوس کے وفد سے ملاقات کی۔ وفد نے مطالبہ کیا۔ کہ مسٹر شریف سے فوراً استعفیٰ طلب کر لیا جانا چاہیئے۔ وزیر اعظم نے کہا۔ کہ اس کے متعلق کانگرس پارٹی نے اپنا فیصلہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کو بھیج دیا ہے۔

واشنگٹن ۲۴ مارچ - اطلاع مظہر ہے۔ کہ امریکہ سے جرمنی کو ایک گیس بھیجی جا رہی تھی۔ لیکن حکومت امریکہ نے اسے روک لیا ہے اس سے پہلے بھی یہ گیس بھیجی جا چکی ہے۔ جہاں اسے زیپلین میں استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ اب چونکہ بین الاقوامی صورت حالات مخدوش ہو رہے ہیں۔ اس لئے امریکہ کو خدشہ ہے کہ شاید جرمنی اسے جنگی مقاصد کے لئے استعمال کرنا چاہتا ہے۔

لاہور ۲۴ مارچ - آج اسمبلی میں بچوں کے اغوا کی وارداتوں کے متعلق وزیر اعظم کے بیان کے بعد تحریک التوا پیش کرنا چاہی۔ مگر کانگرس پارٹی کے لیڈر نے وزیر اعظم کے بیان کے پیش نظر اس ممبر کو تحریک پیش کرنے سے روکا۔ مگر اس کانگرسی ممبر نے ہاؤس سے استصواب درست کیا۔ تو اس ممبر کے علاوہ دو اور کانگرسی ممبر بھی اس کے حق میں کھڑے ہو گئے۔ مگر پارٹی کے سکرٹری نے انہیں بٹھا دیا۔ اس کے بعد صرف محرک ہی رہ گیا۔ اور تحریک پیش کرنے کی اجازت نہ ملی۔

نئی دہلی ۲۴ مارچ - آج مرکزی اسمبلی میں موٹر وہیکل بل پر بحث کا چوتھا دن تھا۔ بل کو سیلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا۔ حزب مخالف کی طرف سے بل پر اعتراضات کئے گئے۔ سر ٹامس سٹیوارٹ ممبر مواصلات نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ یہ غلط ہے کہ اس بل کے ذریعہ حکومت لاری سروس بند کرنا چاہتی ہے۔ حکومت سڑکوں کی تعمیر پہ بہت روپیہ خرچ کر رہی ہے اور اس کے ساتھ ہی حکومت کو لاری سروس سے سات کروڑ روپیہ سالانہ کی آمدنی ہے۔ اس لئے وہ لاری سروس کو کیونکر بند کر سکتی ہے۔

مدراس ۲۴ مارچ - محرم کے موقعہ پر امبور میں ہندو مسلم فساد ہو گیا تھا۔ اس کے متعلق مسٹر بشیر احمد سعید ایم ایل۔ اے مدراس اسمبلی نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ اس فساد میں مسلمانوں کا تین چار لاکھ روپے اور ہندوؤں کا دس پندرہ ہزار روپے کا نقصان ہوا ہے۔ نیز کہا۔ کہ اس وقت حالات سکون پذیر ہیں

نئی دہلی ۲۴ مارچ - ایک کمیونکے شائع ہوا ہے کہ حکومت ہند نے مسٹر راما راؤ [illegible]

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی